کیا پانی کی خرید و فروخت جائز ہے؟

1

ریفرنس نمبر:Har 5584
تاریخ:08-10-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں واٹر سپلائی کا کام کرتا ہوں، ہمارے علاقے میں ایک آر او پلانٹ (RO Plant) لگا ہوا ہے، جس میں بورنگ کے ذریعے زمین سے کھارا پانی نکال کر اسے میٹھا اور صاف کیا جاتا اور پھر اسے فروخت کیا جاتا ہے۔ میں وہاں سے پانی خرید کر مناسب قیمت پر فروخت کرتا ہوں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس طرح پانی کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

واٹر پلانٹ سے پانی خریدنا اور پھر اسے آگے بیچنا، شرعاً جائز ہے، اس میں حرج نہیں کیونکہ پانی جب تک اپنی اصل جگہ مثلاً دریا، کنویں وغیرہ میں موجود ہے، اس وقت تک وہ کسی کی ملک نہیں، مباح ہے، لیکن اگر اسے وہاں سے نکال کر اپنے پاس کسی حوض، ٹینکی، کین، بوتل وغیرہ میں جمع کر لیا جائے، تو وہ جمع کرنے والے کی ملک ہو جاتا ہے، پھر اگر وہ اس پانی کو بیچنا چاہے، تو بیچ بھی سکتا ہے۔ آر او پلانٹ (RO Plant) کا پانی بھی احراز کردہ ہوتا ہے کہ اس میں بورنگ کے ذریعے زمین سے کھارا پانی نکال کر اسے مختلف مراحل سے گزار کر میٹھا اور صاف کرنے کے بعد مختلف ٹینکوں میں محفوظ کیا جاتا اور پھر اسے بیچا جاتا ہے، لہذا وہاں سے پانی خریدنا اور پھر اس مملوک پانی کو بیچنا، شرعاً جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

پانی کی بیع سے متعلق مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے: "(وما احرز من الماء بحب و کوز ونحوہ لا یوخذ الا برضی صاحبہ و لہ) ای لصاحب الماء المحرز (بیعہ) ای بیع الماء لانہ ملکہ بالاحراز وصار کالصید اذا اخذہ۔" اور جو پانی، مٹکا، کوزہ وغیرہ کسی برتن میں جمع کر کے محفوظ کر لیا گیا، اسے مالک کی مرضی کے بغیر نہیں لیا جائے گا اور اس یعنی محفوظ کردہ پانی کے مالک کے لئے اسے بیچنا یعنی پانی کو بیچنا جائز ہے، کیونکہ احراز کرنے کی وجہ سے وہ اس کا مالک ہو گیا اور یہ ایسا ہے کہ جیسے شکار کہ جب کوئی اسے پکڑ لے۔ **(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، ج4، ص237، مطبوعہ کوئٹہ)**

متن تنویر الابصار اور شرح در مختار میں ہے: "(والمحرز فی کوز وحب لا ینتفع بہ الا باذن صاحبہ) لملکہ باحرازہ۔ ملخصا" اور کوزے یا مٹکے میں جمع کردہ پانی سے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نفع حاصل نہیں کیا جائے گا کہ احراز کی وجہ سے وہ اس کا مالک ہو چکا ہے۔ **(متن تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج10، ص17، مطبوعہ کوئٹہ)**

علامہ محقق ابن عابدین الشامی علیہ الرحمۃ مذکورہ عبارت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:"مثله المحرز فی الصهاریج التی توضع لاحراز الماء فی الدور کما حرره الرملی فی فتاواه و حاشیته علی البحر و افتی به مراراً وقال :ان الاصل قصد الاحراز و عدمه و مما صرحوا به لو وضع رجل طستاً علی سطح فاجتمع فیه ماء المطر فرفعه آخر:ان وضعه الاول لذلک فهو له و الا فللرافع۔اھ ویشهدله ماقدمناه عن القهستانی ۔ قوله (لاینتفع به الخ) اذ لاحق فیه لاحد کما قدمناه۔قوله (لملکه باحرازه) فله بیعه۔ملتقی "اسی کی مثل وہ پانی ہے کہ جو صہاریج کہ جو گھروں میں پانی محفوظ کرنے کے لیے رکھے جاتے ہیں ان میں جمع کیا جائے، جیساکہ علامہ رملی نے اس کی تنقیح و تحریر اپنے فتاوی اور بحر پر تحریر کردہ اپنے حاشیہ میں فرمائی اور متعدد مقامات پر اس کا فتوی دیا اور فرمایا: اصل معیار، احراز کا قصد ہونا یا نہ ہونا ہے اور فقہاء نے جن مسائل میں اس کی تصریح فرمائی ان میں یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص چھت پر طشت رکھے، پھر اس میں بارش کا پانی جمع ہو جائے اور وہ پانی کوئی دوسرا اٹھالے (کہ اس میں صراحت فرمائی کہ) اگر پہلے شخص نے یہ طشت اسی کام (یعنی پانی جمع کرنے) کے لیے رکھا تھا، تو وہ پانی اس کا ہے ورنہ اٹھانے والے کا۔اھ اور قہستانی سے ہم نے جو پہلے ذکر کیا وہ بھی اس کا شاہد ہے۔ متن کی عبارت کہ (اس سے بغیر اجازت نفع نہیں اٹھایا جائے گا) اس لیے ہے کہ احراز کی وجہ سے اس میں اب (مالک کے علاوہ) کسی کا کوئی حق نہیں جیساکہ پہلے گزرا۔شرح کی عبارت (احراز کی وجہ سے وہ مالک ہو گیا) تو اب اسے بیچنا بھی جائز ہے۔بحوالہ ملتقی (ردالمحتار، ج10، ص17، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ پانی کی مختلف اقسام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:"چوتھے، وہ پانی جس کو گھڑوں، مٹکوں یا برتنوں میں محفوظ کر دیا گیا ہو، اس کو بغیر اجازتِ مالک کوئی شخص صرف میں نہیں لا سکتا **اور اس پانی کو اس کا مالک بیع بھی کر سکتا ہے۔**" (بہارشریعت، ج3، ص667، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:"بعض جگہ مکانوں میں حوض بنا رکھتے ہیں، برساتی پانی اس میں جمع کر لیتے ہیں اور اپنے استعمال میں لاتے ہیں عربی میں ایسے حوض کو صہریج کہتے ہیں۔ یہ پانی خاص اس شخص کی ملک ہے جس کے گھر میں ہے اور یہ پانی ویسا ہی ہے، جیسا گھڑے وغیرہ میں بھر لیا جاتا ہے کہ بغیر اجازت مالک کوئی شخص اپنے کسی صرف میں نہیں لا سکتا۔ملخصا"

(بہارشریعت، ج3، صفحہ 668، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــه

مفتی فضیل رضا عطاری

08صفر المظفر 1441ھ/08اکتوبر 2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے